۱۰

منافق لوگوں سے پرہیز واجب ہے

(فرمودہ ۱۳- فروری ۱۹۱۴ء بمقام قادیان)

تشہّد' تعوّذاور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت صاجزادہ صاحب نے سورۃ بقرہ رکوع دوم کا ایک حصہ پڑھ کر فرمایا کہ:-

اللہ تعالیٰ نے دو گروہوں کا ذکر پہلے رکوع میں بیان فرمایا ہے جو قرآن کریم کے نزول کے وقت ہوئے تھے- ایک وہ گروہ جو ایمان لے آئے اور دوسرا گروہ جنہوں نے نہ مانا- پھر ان کا نتیجہ بیان فرمایااور بتلایا کہ ان کو کیا اجر ملے گا- فرمایا کہ جنہوں نے مان لیا وہ تو کامیاب اور مظفراور منصور ہوگئے اور جنھوں نے نہ مانا' ان کو عذابِ عظیم ہوگا اوروہ تباہ ہوجائیں گے-

اب فرمایاکہ ایک گروہ اور بھی ہے جو ان دونوں گروہوں میں سے اپنے آپ کو الگ بتاتا ہے- مگر قرآن کریم نے ان کو دوسرے گروہ میں شامل کیا ہے- وہ اپنے مونہوں سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے' ہم نے اللہ کو مان لیا اور یوم آخرت کو بھی ہم مانتے ہیں- وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے لیکن درحقیقت وہ مؤمن نہیں - ان کا اندرونہ و بیرونہ ایک نہیں ہے- وہ منہ سے کچھ کہتے ہیں اوران کے دلوں میں گند بھراہواہے- ایسے لوگوں کا منہ سے اقرارکرنا نفع رساں نہیں ہے- اوریہ مؤمن نہیں ہیں بلکہ یہ بھی منکرین میں سے ہیں اورانہی میں شامل ہیں- ایسوں کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں ہے- تو یہ ایک تیسرا گروہ پیدا ہوگیا- وہ اپنے منہ سے ایمان کااقرار کرتے ہیں اگران کے دلوں میں بھی وہی ہو جو وہ منہ سے کہتے ہیں' تب توٹھیک ہے مگروہ ایسے نہیں اس لئے مؤمنین کے ساتھ شامل نہیں ہوسکتے- انہوں نے اللہ کو

چھوڑ دیااور مومنین کوچھوڑدیا...... اوراب سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہم ان کو ہلاک کردیں گے۔ یہ ایسا ہرگز نہیں کرسکتے۔ بلکہ انہوں نے اپنی ہی جانوں کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ لیکن یہ سمجھ نہیں سکتے اوران کو معلوم نہیں ہوتا۔ ہرزمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتاہے ایسوں سے تمہاراکوئی تعلق نہیں۔ وہ خدا کو بھی اور مومنوں کو بھی چھوڑتے ہیں ان کے دلوں میں ایمان نہیں اورنہ ہی ان کو حقیقی طورپر خدا کا ڈر ہے۔ جس شخص کے دل میں حقیقی طورپر اللہ تعالیٰ کا ڈر اور اس کی عظمت ہوتو وہ اَوروں سے نہیں ڈرتا۔ ان منافق لوگوں کے دل میں لوگوں کا ڈر ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر فریقین سے ہم تعلق نہیں رکھیں گے توہم دکھوں سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ حالانکہ انسان کو ہمیشہ اس بات کا خیال رہتاہے کہ کسی ایسے سے اس کی عداوت یا لڑائی نہ ہو جو اس کے آقا کا دوست ہو یا آقا اس کی عداوت کی وجہ سے ناراض ہو۔ بلکہ ایسے موقعہ سے حتی الوسع انسان بچتا ہے اوراس شخص سے دوستی رکھتاہے جو اس کے آقا کادوست ہو اورآقا کے دشمن سے یہ دشمنی رکھتاہے۔ انسان توانسان کتے بھی ایساہی کرتے ہیں۔ جن لوگوں کو یہ دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ ہمارے مالک کے پاس آتے ہیں اوراس کے دوست ہیں' ان کو تو کچھ نہیں کہتے اورجس کو یہ دیکھیں کہ یہ کبھی ہمارے مالک کے پاس نہیں آیا تووہ اگر آوے تو اسے بھونکتے ہیں اوراسے کاٹنا چاہتے ہیں۔

جب کتے کا یہ حال ہے کہ جب اس کے مالک سے کسی کا تعلق ہوتووہ اسے نہیں کاٹتا توجب انسان اللہ تعالیٰ سے جو خالق ومالک اوراحکم الحاکمین رب العالمین ہے اپنا تعلق پیدا کرلے گا تو ضرور وہ ہربلا سے محفوظ رہے گا اور اسے کوئی تکلیف نہ ہوگی اوراسے کسی موذی چیز سے ایذاء نہ پہنچے گی۔ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا کہ

"آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے[۱]"

جب طاعون پڑی تواس وقت سے پہلے یہ الہام آپ کو ہواتھا۔ پہلے آپ کو دکھلایا گیا تھا کہ طاعون اس طرح تباہ کرے گی اوراس طرح نافرمانوں کو ہلاک وبرباد کرے گی۔ اس سے انسان کو ڈرہوسکتاہے کہ ایسا نہ ہو کہ ہمیں بھی اس سے گزند پہنچے تواللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے یعنی ہم تمہیں طاعون سے بچاویں گے بلکہ تمہارے غلاموں اوران کے غلاموں کی بھی حفاظت کریں گے تو جب حاکم راضی ہو تو ماتحت خودبخود راضی ہوجاتاہے۔ اس پر غور کرنے سے کھلتاہے کہ کیونکر انسان تمام قسم کے خوفوں سے محفوظ

رہ سکتا ہے۔ جو ایسا نہیں کرتے ان کو خدا تعالیٰ پر پورا پورا ایمان نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جب اپنا دعویٰ کیا تو سب سے زیادہ خطرناک بات جس کی لوگوں نے سخت مخالفت کی وہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا پیش کرنا تھا۔

وہ لوگ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو ماننے کو تیار تھے مگر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو وہ نہیں مانتے تھے۔ چنانچہ وہ لوگ آپ کے پاس آئے اور آکر عرض کیا کہ اگر آپ کو حکومت کا شوق ہے تو ہم آپ کو اپنا بادشاہ بنانے کو تیار ہیں اور اگر آپ کو مال کی خواہش ہے تو ہم اتنا مال جمع کرسکتے ہیں جتنا تم چاہو اور اگر شادی کرنا چاہو تو ہم تم کو خوبصورت سے خوبصورت بیوی لادیتے ہیں اور اگر تم بیمار ہو تو آپ کا علاج کروانے کو تیار ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اگر میرے دائیں بائیں لاکر رکھ دیئے جاویں تو بھی میں لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تعلیم سے نہیں رُک سکتا [۲] - ان لوگوں کی مخالفت صرف لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے سبب سے تھی۔ وہ بُتوں کے پجاری تھے اور بُت بنا بنا کر بیچا کرتے تھے اور وہ ان کے رزق کا ایک ذریعہ بنے ہوئے تھے۔ وہ اس لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تعلیم سے بڑھ کر کوئی اور خطرناک بات نہیں سمجھتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اگر ہم نے اس تعلیم کو مان لیا تو ہمارا ستیاناس ہوجائے گا تو جس شخص کا یہ حال ہے وہ کیوں مخالفت نہ کرے گا۔ تو ایسی حالت میں جبکہ نبی کریم ﷺ اکیلے تھے اور باوجود اس کے کہ تمام عرب مخالف تھا' آپ اس کہنے سے نہیں رُکے اور آخر کار کامیاب و مظفر و منصور ہوگئے۔ پس جو شخص پھر ایسا ہوجاوے لوگ اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

اور جو شخص ایسا نہیں ہے اور وہ جماعت میں داخل نہیں ہوتا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا جب تک کہ وہ بیعت کرکے جماعت میں داخل نہ ہوجاوے اس قطع تعلق کا نقصان ان کی اپنی جانوں پر ہے اور کسی کو اس کا نقصان نہ ہوگا۔ ظاہری دشمن کا مقابلہ آسان ہوتا ہے کھنچی ہوئی تلوار کا مقابلہ انسان آسانی سے کرسکتا ہے مگر زہر کی پڑیا کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ تلوار سے تو وہ بھاگ سکتا ہے اس کا مقابلہ کرسکتا ہے مگر زہر کی پڑیا کا اس کو کچھ پتا نہیں لگ سکتا۔ اسی طرح منافق انسان ہے وہ ایک زہر کی پڑیا کی طرح جس کو انسان نہیں جانتا کہ میرے کھانے میں ملی ہوئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم مصلح ہیں اور ہم صلح جُو اور صلح کُن ہیں اور ہم نے دونوں فریق سے صلح رکھی ہوئی ہے۔ فسادی تو تم ہو کہ خواہ مخواہ ایک جماعت کو الگ کرکے لوگوں سے لڑائی کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سخت مفسد ہیں۔ یہ آپس میں لڑائی اور فساد ڈلواتے

ہیں اور پھر دونوں فریق سے صلح رکھنے کیلئے ان کو طرح طرح کے حیلے کرنے پڑتے ہیں- مخالفوں کے پاس گئے تو مسلمانوں کی باتیں ان کو بتلاتے رہے اور جب مسلمانوں کے پاس آئے تومخالفوں کی باتیں ان کو بتانی پڑتی ہیں- اوراگروہ ایسا نہ کریں اورہرایک فریق کے سامنے اس کی خیر خواہی کا اقرار نہ کریں توصلح کس طرح رکھ سکیں اس لئے ان کوایک فریق کی بات ضرور دوسرے فریق کے سامنے ظاہر کرنی پڑتی ہے- جو دونوں گروہوں سے تعلق رکھناچاہے ضرور ہے کہ وہ آپس میں فساد بھی ڈلوادے اور آخرکارپھران کواس بات کا نتیجہ بھگتنا پڑتاہے- ان کو بیعت کیلئے کہا جاوے توکہتے ہیں یہ احمق ہیں ہم جب مانتے ہیں توبیعت کرنے کی کیا ضرورت ہے صرف ماناہی کافی ہے- سُفَھَاء- سَفَہٌ- عربی میں بکھیرنے کو کہتے ہیں جوچیز بکھر جائے وہ کمزور ہوجاتی ہے- وہ کہتے ہیں کہ یہ سفیہہ ہیں' انہوں نے اپنے مال' اپنے گھر بار اوررشتہ داروں کو چھوڑدیا- ہم نے دیکھو اپنامال بچایا ہواہے- یہ سُفَھَاء ہیں' دیکھوانہوں نے اپنے مالوں کی حفاظت نہ کی- اللہ تعالیٰ فرماتاہے کہ یہی سُفَھَاء ہیں اوریہی کمزور ہیں- مومن بڑھ جاویں گے اور کامیاب ہوں گے-

یہاں قرآن کریم نے صاف صاف فرمادیا ہے کہ وہ مومن نہیں ہیں بلکہ کفار میں شامل ہیں وَاِذَاخَلَوْااِلٰی شَیٰطِیْنِھِمْ [۳] دیکھو شیاطین کی نسبت ان کی طرف کی وہ باتیں بنا بناکر ان کو خوش رکھنا چاہتے ہیں- اللہ تعالیٰ فرماتاہے - اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ [۴] عربی کا قاعدہ ہے کہ کسی کے جُرم اوراس جُرم کی سزاکاایک ہی لفظ ہوتاہے- اللہ تعالیٰ ان کی ہنسی کی ان کو خوب سزادے گااورانہیں ان کی شرارت کا مزاچکھائے گا- اوران کو برابدلہ ملے گا' ان کی تجارت بُری ہے وہ ہدایت یافتہ نہ ہوئے-

یہ گروہ منافقین کا ہے- اس زمانہ میں بھی ایک ایساگروہ پیداہوگیا ہے جو احمدیوں کے پاس آتے ہیں توان کے پاس آکر حضرت صاحب کی تعریف کرتے ہیں- وہ بیعت نہیں کرتے کیونکہ انہوں نے بیعت کو معمولی سمجھ رکھا ہے- یہ کافرہیں ان کو خداپر یقین نہیں اوراس کی طاقتوں پرایمان نہیں ہے- اگران کو خدا پرایمان ہوتا تو یہ ایسا کبھی نہ کرتے- یہ منافق ہیں مؤمن نہیں ہیں ان کو سخت سزاملے گی- اللہ سے زیادہ سچاکوئی نہیں - ایک اخبار والے کو ہمارے احمدیوں میں سے ایک نے خط لکھاکہ مجھے بھی اپنی انجمن میں شامل کرلو-تواس نے ان کو جواب دیا کہ تم لوگ پہلے ہی بڑا کام کررہے ہو تم سے بڑھ کر کوئی خدمت دین نہیں

کررہا- لیکن جب اس کے معتقدوں نے اسے تنگ کیا تو وہ یہ اشتہار دینے پر مجبور ہوا کہ میں ان احمدیوں کے عقیدے کو بالکل پسند نہیں کرتا اور میں کسی مسیح ومہدی کا قائل نہیں- ایسے لوگوں سے پرہیز واجب ہے- یہ لوگ تفرقہ وفساد ڈلوانا چاہتے ہیں ان سے سوائے اس کے اور کوئی نفع نہیں حاصل ہوتا- اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے-

(الفضل ۱۸- فروری ۱۹۱۴ء)

۱؎ تذکرہ صفحہ ۳۹۷- ایڈیشن چہارم

۲؎ سیرت ابن ھشام (عربی) جلد اصفحہ ۲۸۵ مطبع المصطفٰی البابی الحلبی مصر ۱۹۳۶ء

۳؎ البقرۃ:۱۵ ۴؎ البقرۃ:۱۶